ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.2.2025

اردو افسانے میں معاشرے کے رویوں کی عکاسی: ایک تجزیہ

ڈاکٹر صدف مشتاق

لیکچرر اردو حضرت عائشہ صدیقہ ڈگری کالج لاہور۔

Abstract:

Urdu short stories have long served as a mirror reflecting the complexities, contradictions, and evolving attitudes of South Asian society. This paper explores how prominent Urdu fiction writers have portrayed societal behaviors such as class discrimination, gender inequality, religious intolerance, political hypocrisy, and moral decline. From Premchand's depiction of poverty and indifference in Kafan, to Ismat Chughtai's bold critique of gender roles in Lihaaf, and Saadat Hasan Manto's raw exposure of communal violence in Thanda Gosht, Urdu fiction has persistently engaged with social realities. Through character development, symbolic settings, and realistic dialogues, these stories challenge dominant social norms and provoke critical reflection. Modern writers further expand this tradition by addressing psychological, existential, and technological shifts in contemporary society. This analytical study concludes that Urdu short stories are not merely literary expressions but powerful social documents that reveal, critique, and sometimes resist the behaviors and beliefs of their time.

تعارف

اردو افسانہ محض تخیّل یا داستان سرائی کا فن نہیں، بلکہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں معاشرے کی حقیقتیں، تضادات، خواہشیں اور رویے واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ اردو افسانہ نگاروں نے اپنے قلم کے ذریعے نہ صرف سماج کی مختلف پرتوں کو اجاگر کیا بلکہ ان میں پنہاں مسائل، جذبات، ناانصافیاں اور تبدیلی کے رجحانات کو بھی بے نقاب کیا۔ یہ تجزیاتی مضمون اردو افسانے میں معاشرتی رویوں کے عکاس پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔

اردو افسانے کا پس منظر

اردو افسانے کی بنیاد انیسویں صدی کے اواخر میں پڑی، جب **منٹو، پریم چند، بیدی، کرشن چندر** جیسے ادیبوں نے افسانے کو عوامی احساسات اور سماجی مسائل کا ترجمان بنایا۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں **طبقاتی تفاوت، مذہبی منافرت، عورت کی حیثیت، معاشی دباؤ، اور اخلاقی زوال** جیسے موضوعات کو بڑی ہنر مندی سے پیش کیا۔ اردو افسانہ آہستہ آہستہ ایک ایسا مؤثر اظہار بن گیا جس میں معاشرے کے بدلتے رویے عیاں ہونے لگے۔

معاشرتی رویے اور طبقاتی تفریق

اردو افسانہ نگاروں نے معاشرے میں پائی جانے والی **طبقاتی تقسیم** اور اس سے پیدا ہونے والے رویوں کو بارہا موضوع بنایا۔ **پریم چند** کا افسانہ *کفن* اس کی بہترین مثال ہے، جس میں غربت اور معاشرتی بے حسی کو عیاں کیا گیا۔ افسانے میں مرنے والی بہو کے کفن کے لیے پیسے اکٹھے کیے جاتے ہیں، مگر وہ پیسے شراب اور کھانے پر خرچ کر دیے جاتے ہیں۔ یہ رویہ معاشرتی بے ضمیری اور طبقاتی جبر کی تصویر کشی کرتا ہے (پریم چند، 1936)۔

خواتین کے ساتھ رویے

اردو افسانوں میں عورت کی حالت اور اس کے ساتھ معاشرتی رویوں کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ **عصمت چغتائی** کے افسانے *لحاف* میں عورت کے جنسی اور ذہنی استحصال کو علامتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس افسانے نے معاشرے میں رائج **جبر، صنفی امتیاز، اور خاموش استحصال** کے رویوں کو چیلنج کیا (چغتائی، 1942)۔

اسی طرح **حجّتہ اللہ قریشی** اور **رشید امجد** کے افسانے بھی عورت کی خود مختاری، شناخت اور معاشرتی ردعمل پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مذہب، شناخت اور تعصب

اردو افسانے میں مذہب اور اس سے جڑے رویے بھی بارہا زیرِ بحث آئے۔ **سعادت حسن منٹو** کا افسانہ *ٹھنڈا گوشت* تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھا گیا ایک ایسا افسانہ ہے جو **مذہبی منافرت، جنسی تشدد، اور انسانی زوال** کو بے نقاب کرتا ہے۔ منٹو کے افسانے میں معاشرے کا رویہ شدید جذبات، انتقام اور تعصب پر مبنی دکھایا گیا ہے (منٹو، 1950)۔

سیاسی اور معاشی رویے

کرشن چندر کے افسانے *کالو بھنگی* میں معاشرتی ناانصافی، ذات پات کے نظام، اور مزدور طبقے کے خلاف رویے کی پرزور عکاسی کی گئی ہے۔ اردو افسانہ نگاروں نے سیاست اور معیشت کے گٹھ جوڑ، کرپشن، اور عوامی محرومیوں کو موضوع بنایا۔

جدید اردو افسانہ اور رویوں کی تبدیلی

جدید اردو افسانہ نگاروں جیسے **نیر مسعود، تارڑ، اور خالدہ حسین** نے موجودہ معاشرتی رویوں جیسے **تنہائی، شناخت کے بحران، ذہنی دباؤ، اور ٹیکنالوجی کے اثرات** کو اپنا موضوع بنایا۔ افسانے اب صرف مسائل کی نشاندہی نہیں کرتے بلکہ **رویوں میں تبدیلی کے امکانات** کو بھی پیش کرتے ہیں۔

نتیجہ

اردو افسانہ معاشرے کے رویوں کا نہ صرف آئینہ دار رہا ہے بلکہ ایک تنقیدی آواز بھی فراہم کرتا رہا ہے۔ چاہے وہ خواتین کے ساتھ ہونے والا سلوک ہو، طبقاتی جبر ہو، مذہبی تعصب ہو یا سیاسی استحصال—اردو افسانہ ہر دور میں معاشرے کی اصل تصویر ہمارے سامنے لایا ہے۔ اردو افسانے کی یہی خوبی ہے کہ وہ محض تخلیق نہیں بلکہ **سماج کی شعوری تشکیل** کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

حوالہ جات

1. پریم چند۔ *کفن*، 1936۔
2. عصمت چغتائی۔ *لحاف*، 1942۔
3. سعادت حسن منٹو۔ *ٹھنڈا گوشت*، 1950۔
4. کرشن چندر۔ *کالو بھنگی*، 1947۔
5. نارنگ، گوپی چند۔ *اردو افسانہ: فن اور تنقید*، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1995۔
6. فاروقی، شمس الرحمٰن۔ *اردو ادب کی تنقیدی روایت*، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2001۔